© rasailojaraid.com

حضرت طاہر شادانی

رونقِ ہنگامۂ احرار

کبھی تھا رونقِ ہنگامۂ احرار افضل حق
تھا باطل کے لیئے اِک تیغِ بے زنہار افضل حق
وہ فکر و آگہی کا گلشنِ بے خار افضل حق
مزاجب تھا کہ ہوتے قوم میں دوچار افضل حق
محبت کو دیا اشکِ سحرگاہی کا نم اس نے
کیا اہلِ نظر کو واقفِ رازِ حرم اس نے
جگر کے خون سے لکھی کتابِ زندگی اس نے
پلائی تشنہ کاموں کا شرابِ زندگی اس نے
اُجالا زندگی میں آفتابِ زندگی اس نے
بتائی قوم کو تعبیرِ خوابِ زندگی اس نے
سماتی زندگی میں روح اس کی بیکراں ہوکر
ہوتی تحلیل لفظوں میں سرودِ جاوداں ہوکر
ادب پاروں میں اس کے برقِ خرمن سوز ہے پنہاں
تڑپتا کروٹیں لیتا ہوا اِک دردِ بے پایاں
محبت اس کی عالمگیر، اس کا غم غمِ انساں
غلامی کی شبِ دیجور کا وہ اک مہ تاباں
جبیں سے اس کی برسے ہر طرف انوارِ آزادی
دیا اس نے دلوں کو جذبۂ سرشارِ آزادی

وہ نغمہ سازِ آزادی پہ گایا دمبدم اس نے
دیا اہلِ وطن کو عظمتِ رفتہ کا غم اس نے
مصائب اس پہ ٹوٹے پے بہ پے جھیلے ستم اس نے
جہادِ حریت کا رکھ لیا آخر بھرم اس نے
وہ جس نے حق کی خاطر قید کی سختی سہی برسوں
سمایا روح میں اکثر درائے کارواں ہو کر
تو ابھرا وہ دلوں میں نغمۂ بانگِ اذاں ہو کر
رہا وہ بزم میں نورِ نگاہِ دوستاں ہو کر
تو نکلا رزمِ آزادی میں شمشیرِ وشاں ہو کر
دبی ہرگز نہ فطرت اس کی جبرِ حاکمیت سے
کہ دب جانا تو کوسوں دور تھا اس کی جبلت سے
سمویا اپنی تحریروں میں کچھ ایسا گداز اس نے
غمِ دوراں کو آخر کر دیا گردن فراز اس نے
کیا اہلِ نظر کو رازدانِ سوز و ساز اس نے
تو بخشا اہلِ دل کو دیدۂ معنی طراز اس نے
رجبینِ زندگی پر ثبت ہے نقشِ دوام اس کا
بلندی میں ثریا سے بھی اونچا ہے مقام اس کا
قفس میں داستانِ حریت جس نے کہی برسوں

© rasailojaraid.com